رجسٹرڈ نمبر ۲۲ آصفیہ

ویہدی من یشاء الی

صراط مستقیم

خاص

مذہبی علمی و اخلاقی مضامین کا بہترین مجموعہ

جلد (۱۳) بابۃ ماہ دے ۱۳۴۵ ف نمبر (۲)

مرتبہ

حکیم نور محمد ابو الفدا فاروقی

معاون

واحد بخش وحیدی بی۔ اے۔ ال۔ ال۔ بی

مطبوعہ شمس المطابع مشین پریس نظام شاہی روڈ حیدرآباد دکن

مقام اشاعت حیدرآباد دکن
متصل شاہی نزد گوڑہ محل

قیمت سالانہ عام عہ

فہرست مضامین

(۱) اسلامی قومیت .... مولانا ابوالاعلیٰ مودودی

(۲) موجودہ سیاست .... ایڈیٹر ......

اسلامی قومیت

گزشتہ سے پیوستہ

تعبیر فرمایا ہے اور اس کے متعلق آپ کا فرمان ہے۔

ید اللہ علی الجماعۃ ومن شذ شذ فی النار۔	جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ جو اس سے بچھڑا وہ آگ میں گیا۔

اور:۔

من فارق الجماعۃ شبراً فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہٖ۔	جو ایک بالشت بھر بھی جماعت سے جدا ہوا اس نے اسلام کا حلقہ اپنی گردن سے اتار پھینکا

اسی پر بس نہیں بلکہ یہاں تک فرمایا کہ:۔

من اراد یفرق جماعتکم فاقتلوہ	جو تمہاری جماعت میں تفرق پیدا کرنے کی کوشش کرے اس کو قتل کردو۔

اور:۔

من اراد ان یفرق امر ھذہ الامۃ وھی جمیع فاضربوہ بالسیف کائناً من کان (مسلم کتاب الامارہ)	جو کوئی اس امت کے بندھے ہوئے رشتہ کو پارہ پارہ کرنے کا ارادہ کرے۔ اس کی تلوار سے خبر لو خواہ وہ کوئی ہو۔

اسلامی قومیت کی تعمیر کسطرح ہوئی

اس جماعت میں جس کی شیرازہ بندی اسلام کے تعلق کی بنا پر کیگئی تھی خون اور خاک رنگ اور زبان کی کوئی تمیز نہ تھی

اس میں سلمان فارسیؓ تھے جن سے ان کا نسب پوچھا جاتا تو فرماتے کہ "سلمان بن اسلام"۔ حضرت علیؓ ان کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ سلمان منا اہل البیت "سلمان ہم اہل بیت میں سے ہیں"۔ اس میں باذان بن ساسان اور انکے بیٹے شہر بن باذان تھے جن کا نسب بہرام گور سے ملتا تھا۔ رسولِ اکرم نے حضرت باذان کو یمن کا اور ان کے صاحبزادہ کو صنعا کا والی مقرر فرمایا تھا۔ اس جماعت میں بلال حبشیؓ تھے جن کے متعلق حضرت عمرؓ فرمایا کرتے کہ بلالؓ سیدنا و مولی سیدنا۔ "بلال ہمارے آقا کا غلام اور ہمارا آقا ہے" اس جماعت میں صہیب رومی تھے جنہیں حضرت عمر نے اپنی جگہ نماز میں امامت کے لئے کھڑا کیا۔ اس میں حضرت ابو حذیفہ کے غلام سالم تھے جن کے متعلق حضرت عمر نے اپنے انتقال کے وقت فرمایا کہ اگر آج وہ زندہ ہوتے تو میں خلافت کے لئے ان ہی کو نامزد کرتا۔ اس میں زید بن حارث ایک غلام تھے جن کے ساتھ رسول اللہ صلعم نے خود اپنی پھوپی کی بیٹی ام المومنین حضرت زینب کو بیاہ دیا تھا۔ انہیں حضرت زیدؓ کے بیٹے اسامہؓ تھے جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے لشکر کا سردار بنایا تھا جس میں ابو بکر صدیق، عمر فاروق، ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہم جیسے جلیل القدر صحابہ شریک تھے۔ انہی اسامہ کے متعلق حضرت عمرؓ اپنے بیٹے حضرت عبداللہ سے فرماتے ہیں کہ "اسامہ کا باپ تیرے باپ سے افضل تھا اور اسامہ خود تجھ سے افضل ہے"۔

مہاجرین کا اسوہ | اس جماعت نے اسلام کے تبر سے عصبیت کے ان تمام بتوں کو توڑا تھا جو نسل اور وطن رنگ اور زبان وغیرہ کے نام سے

موسوم ہیں۔ اور جن کی پرستش قدیم جاہلیت سے جدید جاہلیت کے زمانہ تک دنیا میں ہو رہی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے وطن مکہ کو چھوڑا اور اپنے ساتھیوں کو لے کر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ اس کے یہ معنی نہ تھے کہ آپ کو اور مہاجرین کو اپنے وطن سے وہ فطری محبت نہ تھی جو انسان کو ہوا کرتی ہے، مکہ کو چھوڑتے وقت آپ نے فرمایا تھا کہ "اے مکہ تو مجھکو دنیا میں سب سے زیادہ عزیز ہے، مگر کیا کروں کہ تیرے باشندے مجھکو یہاں رہنے نہیں دیتے" حضرت بلالؓ جب مدینہ جاکر بیمار ہوئے تو مکہ کی ایک ایک چیز کو یاد کرتے تھے۔ ان کی زبان سے نکلے ہوئے یہ حسرت بھرے اشعار آجتک مشہور ہیں

الا لیت شعری ھل ابیتن لیلۃ بفخ وحولی اذخر وجلیل

وھل اردن یوما میاہ مجنۃ وھل تبدون لی شامۃ وطفیل

مگر اس کے باوجود حب وطن[1] نے ان بزرگوں کو اسلام کی خاطر ہجرت کرنے سے باز نہ رکھا۔

انصار کا طرزِ عمل دوسری طرف اہلِ مدینہ نے رسول اکرم اور مہاجرین کو سر آنکھوں پر بٹھایا اور اپنے جان و مال خدمت اقدس میں پیش کر دیئے اسی بناء پر حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ "مدینہ قرآن سے فتح ہوا" آپ نے انصار اور مہاجرین کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا تو یہ ایسے بھائی بھائی بنے کہ مدتوں انکو ایکدوسرے کی میراث ملتی رہی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر اس توارث کو بند کر دیا۔ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ

---

[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بہتان گھڑ لیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا حب الوطن من الایمان۔ حالانکہ ایسی کوئی صحیح حدیث آپ سے ماثور نہیں ہے۔

اُولٰی بِبَعْضٍ - انصار نے اپنے کھیت اور باغ آدھے آدھے تقسیم کر کے اپنے مہاجر بھائیوں کو دیدئیے - اور جب بنی نضیر کی زمینیں فتح ہوئیں تو رسول اللہ سے عرض کیا کہ یہ زمینیں بھی ہمارے مہاجر بھائیوں کو دیدیجئے۔ یہی ایثار تھا جس کی تعریف اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے - وَيُؤْثِرُونَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْكَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ اور حضرت سعدؓ بن ربیع انصاری کے درمیان مواخاۃ کرائی گئی تو حضرت سعد اپنے دینی بھائی کو آدھا مال دینے اور اپنی بیویوں میں سے ایک کو طلاق دیکر بیاہ دینے آمادہ ہو گئے۔ عہد رسالت کے بعد جب مہاجرین پیہم منصب خلافت پر سرفراز ہوئے تو کسی مدنی نے یہ نہ کہا کہ تم متوطن مسافروں کو ہمارے ملک پر حکومت کرنے کا کیا حق ہے؟ رسول اکرمؐ اور حضرت عمرؓ نے مدینے کے نواحی میں مہاجرین کو جاگیریں دیں اور کسی انصاری نے اس پر زبان تک نہ ہلائی۔

رشتۂ دین پر مادی علائق کی قربانی پھر جنگ بدر اور جنگ احد میں مہاجرین مکہ دین کی خاطر خود اپنے رشتہ داروں سے لڑے - حضرت ابوبکرؓ نے اپنے بیٹے عبد الرحمٰن پر تلوار اٹھائی - حضرت حذیفہؓ نے اپنے باپ حذیفہ پر حملہ کیا۔ حضرت عمرؓ نے اپنے ماموں کے خون سے ہاتھ رنگے - خود رسول اکرمؐ کے چچا عباسؓ چچا زاد بھائی عقیلؓ داماد ابو العاصؓ بدر میں گرفتار ہوئے اور عام قیدیوں کی طرح رکھے گئے حضرت عمرؓ اس پر آمادہ تھے کہ سب قیدیوں کو قتل کر دیا جائے اور ہر شخص اپنے عزیز کو قتل کرے -

فتح مکہ کے موقع پر رسول اکرمؐ غیر قبیلہ اور غیر علاقے والوں کو لے کر خود اپنے قبیلہ اور اپنے وطن پر حملہ آور ہوئے - غیروں کے ہاتھ سے اپنوں کی گردنوں پر

(باقی)

وجود قیامت

گذشتہ سے پیوستہ

ان کی سامنے آپ کی شہادت ہو گی تاکہ وہ لوگ آپ پر ایمان لاکر اپنے آباؤ اجداد کی تکذیب کریں و نیز عقیدۂ تثلیث کا بطلان کریں کیونکہ وہ ان کے رفع کے بعد پیدا ہو گیا تھا۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہیئے کہ تہمت آپ کی والدہ پر آپ کی حالتِ مہد میں لگی تھی۔ اس کے متعلق آپنے برارت کی شہادت اسی زمانہ میں دی و نیز اسی ضمن میں عقیدۂ تثلیث کا بطلان بھی فرمادیا ہے۔ اور عقیدۂ تثلیث آپکی عدم موجودگی میں پیدا ہوا لہذا زمانہ کہولت کا کلام اصولاً اس کا بطلان کریگا۔ اور طبعاً اپنی والدہ کی برائت ثابت فرمائیں گے۔ اور بچپن میں آپکے کلام انی عبد اللہ میں اس طرح والدہ کی برائت ثابت ہو گئی ہے۔

کوئی نبی زانیہ اولاد سے نہیں ہو سکتا اور یہ (وجعلنی نبیا) سے ثابت ہے۔ اگر آپ کے والد ہوتے تو پھر (بوالدیہ) جیسا کہ حضرت یحییٰ کا قول سورۂ مریم میں نقل ہے (و برا بوالدیہ) اور اس کی تردید ہو گئی کہ یوسف نجار سے حاملہ پائی گئیں۔ اور یہ (و برا بوالدتی) سے ثابت ہے۔ اور یہ عقیدہ کہ ولد الزنا نبی نہیں ہو سکتا یہود میں راسخ تھا۔ یہی وجہ تھی کہ یہود نے ضد میں آپکی نبوت کے انکار کے ضمن میں آپ کو ولد الزنا ثابت کرنے کی کوشش کی۔ ولد الزنا چونکہ ذلیل سمجھا جاتا تھا اور اب بھی ایسا ہی ہے اس لئے فرمایا۔ (وجعلنی مبارکا این ما کنت و سلام علی یوم ولدت

د یوم الموت) الایہ سورۂ مریم۔

ولد الزنا ہر جگہ حقارت اور ذلت کی نظروں سے دیکھا جاتا تھا اور
ہر جگہ وہ دھتکارا جاتا ہے اور چونکہ ولد الزنا کی نسبت قدیم سے اس وقت تک
یہ مزعون ہے۔ کہ وہ بدمعاش ہوتا اور خصوصیت کے ساتھ ظالم طبع اور جابر
ہوتا ہے اس لئے فرمایا (ولم یجعلنی جبّاراً شقیا) یہی وجہ ہے کہ حضرت
یحیٰی علیہ السلام کے بیان میں بھی تقریباً یہی الفاظ ہیں جس سے مقصود یہ ہے کہ
حضرت مریم نے جو یحیٰی کی والدہ کا دودھ پیا تھا وہ بھی پاک طاہر و مطہرہ تھیں
یعنے حضرت مریم والدہ کی جانب سے مطہرہ ہیں جس کا ذکر سورہ آل عمران میں
آیا ہے۔ اور خالہ جو دودھ ماں بھی تھیں اسکی جانب سے مطہرہ تھیں۔ یہ حضرت
یحیٰی کے بیان میں ہے۔ دونوں زمانوں کے کلام کا اعجاز ہونا آپ کے ایۃ اللہ
ہونے پر جس طرح آپ کی پیدایش نص کرتی ہے۔ اسیطرح دونوں زمانوں میں
آپ کا کلام کرنا آپ کے آیۃ اللہ ہونے پر تصریح ہے۔

اس آیت کے قبل آپ کا ہونا قرآن شریف میں بیان کیا گیا ہے۔
( ) الایہ۔ اگر آپ کو
زندہ نہ مانا جاکر اور آپ کی واپسی نہ تسلیم کی جائے تو اس آیت کا مصداق
کوئی نہیں مل سکتا اور واپسی اگر اس طرح ہو کہ جیسا عیسائی بعد یسوع کی
موت کے قائل ہیں۔ اعجاز ہونا تو صادق آتا ہے۔ لیکن آپ کا زندہ اٹھایا
جانا باطل ہو جاتا ہے لیکن (ما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہ)
سے عیسائیوں کے اس قول کی تردید ہو جاتی ہے۔ قادیانی لوگ اس معنی پر

نقص وارد کرتے ہیں کہ آیت میں قتل اور صلیب کی نفی موت کی نفی ہے۔
اس کا جواب چند وجوہ پر مبنی ہے۔
یہود حضرت مسیح کا مقتول ہو کر مرنا بیان کرتے ہیں۔ اسلئے مقابلہ میں نصاریٰ نے اسوقت یہ پیش نہیں کیا کہ وہ موت طبیعی سے یا کسی مرض سے مرے تھے بلکہ نصاریٰ نے مسیح کے مصلوب ہونیکا اقبال کر لیا اس پر ایزادیہ ہوا کہ وہ تیسرے روز جی اٹھے اور آسمان پر چلے گئے ان دونوں کا رد اس آیت میں ہوا ہے۔ ما قتلوہُ سے یہود کا اور ما صلبوہُ سے نصاریٰ کا اور اس کے متصل میں فرمایا بل رفع اللہ موت طبعی کے وہم کو قادیانی کے حق میں قبل از وجود خداوند تعالیٰ نے انکار و لکن شبہ لھم سے کر دیا۔ شبہ لہٗ کو رشبہ علیہ کے معنی میں استعمال کرنا پرلے درجہ کی جہالت ہے۔ کلام عرب میں ایسا استعمال کہیں نہیں وارد ہوا ہے۔ بلکہ شبہ لھم اس تدبیر کا ذکر ہے جس کا دوسرے سورہ میں خداوند تعالےٰ نے یوں ذکر فرمایا ہے۔
(ومکروا ومکر اللہ   ) اگر اس آیت کو اس کے بعد کے آیات سے ملا کر غور کیا جائے تو اس سے مسیح کی موت کا نتیجہ نکالنا پرلے درجہ کی ہٹ دھرمی ہے مختصر طور پر میں اس کو واضح کرتا ہوں۔
(وقولھم انا قتلنا عیسیٰ بن مریم) سورہ مریم۔ یہود کے دعوے کو کہ ہم نے مسیح کو قتل کیا بیان کیا گیا ہے (وما قتلوہ) میں اس دعویٰ کا رد ہے۔ کونسا قرینہ اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ موت میں محض قتل کی نفی ہے۔ نفس موت کی نفی نہیں دعویٰ تھا ان کا کہ ہم نے قتل کیا رد ہوا

نہیں قتل نہیں۔ نصاری جانتے تھے کہ قتل یہود کا صلیب کے ذریعہ سے ہوا وما صلبوہ میں اس کی نفی کردی۔ کیونکہ یہودیوں نے صلیت کے ذریعہ سے قتل کرنا مشہور کردیا تھا۔ لوگوں میں یہ پروپگنڈا پھیلا دیا تھا اس کا رد (ولکن شبہ لھم) میں کیا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ آپ کے ہم شبیہ کو اسی روز سولی دیگئی تھی۔ اسی وجہ سے (و ان الذین اختلفو) نفی شک میں جو اختلاف پیدا ہوگیا تھا اس کو بیان کیا جو اختلاف اس موقعہ پر چسپاں ہوسکتا تھا وہ دو قسم کا تھا بعض کہتے تھے کہ وہ نہیں اس کی جگہ دوسرا شخص قتل ہوگیا۔ دوسرا یہ اختلاف کہ نصاری کہتے تھے کہ تیسرے دن جی کر آسمان پر اٹھائے گئے۔ یہود اس کا انکار کرتے تھے یہ آیت ان دونوں اختلاف کے افراد پر شامل ہے جس کا رد (و مالھم من علم الا اتباع الظن) میں کیا گیا۔ قتل کے سوا ان لوگوں میں آپ کے متعلق کوئی دوسری صورت مشہور نہ تھی کہ جس کی نفی کی طرف خاص توجہ کی جاتی اس لئے مکرر نہایت تاکید کے ساتھ قتل کی نفی کردیگئی۔ (وما قتلوہ یقینا بل دفع اللہ الیہ) میں حقیقت واقعہ کو بیان کردیا کہ واقعہ یہ ہوا تھا جس کا مقصود یہ کہ نہ قتل ہوئے اور نہ صلیب ہوئے بلکہ اپنے پاس خداوند تعالیٰ نے اٹھالیا۔ موت طبیعی واقع ہوکر خدا نے ان کو اٹھالیا یہ زائد بات ہے جسکے لئے ایک مستقل ثبوت کی ضرورت ہے۔ اس آیت میں اس کا پتہ نہیں چلتا اسی آیت سے دوسری آیت (انی متوفیک ورافعک الی آخرہ) کی تفسیر ہوجاتی ہے۔

(باقی)

شرح اجرت اشتہار

تعداد	سالانہ	ششماہی	سہ ماہی	ایک اشاعت
ایک صفحہ	معہ/	معہ/	مے	عاہ ۸/
نصف صفحہ	معہ/	سے/	مہ/	عہ ۱۲/
پاؤ صفحہ	سے/	للعہ/	مے ۸/	عہ ۴/

نوٹ

صراط مستقیم بہ تعداد کثیر شایع ہو رہا ہے۔ اس کی کثیر اشاعت سے فائدہ اٹھاکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔ اشتہارات کی اجرت کم رکھی گئی ہے اشتہارات کے ساتھ اجرت پیشگی لی جائے گی۔

قواعد و ضوابط

(۱) جواب طلب امور کیلئے جوابی ٹکٹ بھیجا جائے۔ ورنہ تعمیل سے معاف کیا جائے۔

(۲) مراسلت کے وقت خریدار صاحبان نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم ادائی جواب یا عدم تعمیل کی شکایت نہ کریں۔

(۳) صراط مستقیم میں فقہ، اخلاق کے علاوہ دیگر علمی تاریخی اور اصلاحی مضامین نثر و نظم شایع ہوتے ہیں۔

(۴) سیاسی مضامین شایع نہیں کئے جائیں گے۔

(۵) جو حضرات تین خریدار بنائیں گے اُن کے نام سال بھر رسالہ مُفت جاری رہے گا۔

(۶) جملہ خط و کتابت و ترسیل بنام سب ایڈیٹر صراط مستقیم (۹۰۵) معظم شاہی نزد گوشہ محل حیدرآباد دکن۔